2851

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

سورۃ الحجرات

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ
سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۝۱ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ
وَ لَا تَجۡہَرُوۡا لَہٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَہۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ
لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۝۲ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَہُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ
الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۝۳
اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ۝۴ وَ لَوۡ
اَنَّہُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰی تَخۡرُجَ اِلَیۡہِمۡ لَکَانَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝۵
یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا اَنۡ تُصِیۡبُوۡا قَوۡمًۢا بِجَہَالَۃٍ
فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰی مَا فَعَلۡتُمۡ نٰدِمِیۡنَ ۝۶

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

سورۃ الحجرات مدنی ہے اور اس کی اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

اے ایمان والو! آگے نہ بڑھا کرو اللہ اور اس کے رسول سے اور ڈرتے رہا کرو اللہ تعالیٰ سے بے شک
اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے ۝۱ اے ایمان والو! نہ بلند کیا کرو اپنی آوازوں کو نبی (اکرم
کی آواز سے اور نہ زور سے آپ سے بات کیا کرو جس طرح زور سے تم ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو
(اس بے ادبی سے) کہیں ضائع نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر تک نہ ہو ۝۲ بے شک جو پست رکھتے
ہیں اپنی آوازوں کو اللہ کے رسول کے سامنے، یہی وہ لوگ ہیں مختص کر لیا ہے اللہ نے ان کے دلوں کو تقویٰ کے لئے
انہی کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے ۝۳ بے شک جو پکارتے ہیں آپ کو حجروں کے باہر سے ان میں سے اکثر ناسمجھ ہیں ۝۴
اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ باہر تشریف لاتے ان کے پاس تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ
غفور رحیم ہے ۝۵ اے ایمان والو! اگر لے آئے تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو اس کی خوب تحقیق کر لیا کرو
ایسا نہ ہو کہ تم ضرر پہنچاؤ کسی قوم کو بے علمی میں اور پھر تم اپنے کئے پر پچھتانے لگو ۝۶

(پارہ ۲۶/ سورۃ الحجرات ۴۹/ ۱ تا ۶ * ت: ض)

2852

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

سورہ حجرات مدنی ہے اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

1۔ تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدم کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہ رسالت میں نیاز مندی و آداب لازم ہیں۔

2۔ جب حضور میں کچھ عرض کرو تو آہستہ پست آواز سے عرض کرو یہی دربار رسالت کا ادب و احترام ہے * اس آیت میں حضور کا اجلال و اکرام و ادب و احترام تعلیم فرمایا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب و تعظیم و توصیف و تکریم و القاب عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترک ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے

3۔ آیۃ "لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ..." کے نازل ہونے کے بعد حضرات ابو بکر صدیق رض و عمر فاروق رض اور بعض صحابہ نے بہت احتیاط لازم کر لی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

4۔ یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے جبکہ حضور آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس ؐ کو پکارنا شروع کیا حضور تشریف لے آئے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اجلال شان رسول ؐ کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بے عقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی۔ (کنز الایمان)

5۔ انہیں چاہیئے تھا کہ صبر سے باہر بیٹھتے جب آپ خود ہی تشریف لاتے تو عرض معروض کرتے۔ حضور ؐ کے دروازہ شریف کے آداب رب نے ہمارے رب نے سکھائے نیز یہ آداب صرف ان لوگوں پر ہی جاری نہیں بلکہ جن و انس و فرشتے سب پر جاری ہیں۔ فرشتے بھی اجازت لے کر دولت خانہ پر حاضری دیتے ہیں نیز یہ آداب ہمیشہ کے لئے ہیں۔ خیال رہے کہ یہاں اکثر بمعنی کل ہے

* ان سے جو یہ بے ادبی ہوئی ہے اس سے توبہ کریں تو ہم بخش دیں گے ۞ اس سے پہلے بھی ان پر یہ ادب و احترام لازم تھا اس لئے توبہ کرائی گئی ہے حضور ؐ کا ادب فطری چیز ہے قانون بننے سے پہلے بھی ضروری تھا۔ (نور العرفان)

۶۔ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو جانچ کر لیا کرو۔ یہ نہیں کہ جو کسی سے سنا یقین کر لیا اور اس پر کاربند ہو گئے کیونکہ ایسی صورتوں میں باہم لڑانے کو بہت سے جھوٹے افسانے بنا لیا کرتے ہیں ان پر باور کر کے کسی سے لڑ پڑے یا رنجیدہ ہو کر ان کے برخلاف کر بیٹھے تو پھر دریافت حال ہونے کے بعد ندامت اٹھانا پڑے۔ یہ مسئلہ اصول تمدن میں سے ہے کیونکہ ہر شخص کی بات کو خصوصاً لڑائی اور بدگوئی کی بابت باور کر لینا بڑی خرابیاں پیدا کرتا ہے۔ فاسق کا لفظ بتا رہا ہے کہ اگر کوئی نیک کہے تو باور کرو۔ اس آیت میں حکم عام ہے۔ (تفسیر حقانی)

لغوی اشارے ○ تَرْفَعُوْآ: تم بلند کرو، تم اونچی کرو ○ فَوْقَ: اوپر، اونچا ○ صَوْتِ: آواز ○ تَجْهَرُوا: تم آواز بلند کرتے ہو ○ جَهَرَ: اس نے زور سے کہا ○ يَغُضُّوْنَ: وہ نیچی رکھتے ہیں ○ اِمْتَحَنَ: اس نے جانچ لیا ○ وَرَآءِ: آڑ، حد فاصل ○ فَاسِقٌ: راستے سے نکل جانے والا۔ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ○ تمام امور میں رسول اللہ کے تابع رہیں ○ کتاب و سنت پہلے، رائے بعد میں ○ کتاب و سنت کے خلاف کچھ نہ کہو ○ دین کے معاملات میں اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر اپنی رائے سے کوئی کام نہ کریں ○ امام سے قبل دعا نہ مانگیں ○ بہر حال رسول اللہ کا احترام لازمی ہے ○ رسول اللہ کے روضہ اطہر کے پاس آواز بلند کرنا اسی طرح منع ہے جس طرح حضور کے سامنے ممنوع تھا ○ حضرت عمر نے تحریر فرمایا کہ "وہ لوگ جو معصیت کی خواہش تو رکھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے، اللہ نے ان کے دلوں کو تقویٰ کے لئے مختص کر لیا ہے ○ فاسق کی خبر پر احتیاط سے کام لیں اور پہلے حقیقت حال معلوم کر لینا ضروری ہے ○ اپنے سے بہتر، بزرگ کے آگے مت چلو ○ کتاب و سنت کے خلاف کوئی بات نہ کہی جائے ○

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ۸
وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ
اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ ۹
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ۱۰ ع
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا
نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا
تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ
يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۱۱

اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے اگر وہ بہت سی باتوں میں تمہارا کہا مانے تو تم پر مشکل پڑ جائے لیکن اللہ نے
ایمان کی محبت ڈالی اور اس کو تمہارے دلوں میں کھپا دیا اور تمہاری نظروں میں کفر اور بدکاری اور نافرمانی کو برا کر دکھایا ہے
یہی لوگ نیک چلن ہیں ۝ ۷ اللہ کے فضل اور احسان سے اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۝ ۸ اور اگر مومنوں کے دو گروہ باہم
لڑ پڑیں تو ان میں صلاح کرا دو پھر بھی اگر ان میں سے ایک دوسرے پر سرکشی کرے تو سرکشی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ
وہ گروہ اللہ کے حکم کی طرف برداری پر آ جائے پھر اگر وہ فرماں برداری پر آ جائے تو ان میں انصاف سے صلح کرا دو اور
ان میں عدل کرو بے شک اللہ کو انصاف کرنے والوں سے محبت ہے ۝ ۹ ایمان والے جو ہیں تو بھائی بھائی ہیں پھر
اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۝ ۱۰ ایمان والو! کوئی قوم
کسی قوم پر نہ ہنسے شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ کوئی عورت کسی عورت پر ہنسے شاید وہ اس سے بہتر ہو
اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو اور نہ برے ناموں سے چڑایا کرو فسق کے نام یعنی ایمان لانے کے بعد بہت
برے ہیں اور جو کوئی باز نہ آئے تو وہی ظالم لوگ ہیں ۝ ۱۱ (پارہ ۲۶/ سورہ حجرات ۴۹/ ۷ تا ۱۱ * ت ر ح)

۷ - جب اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ رسول تمہارے درمیان موجود ہے، وہ اپنے نورِ نبوت سے ہر پیچیدہ گتھی کو سلجھا سکتا ہے

تم سے کہیں زیادہ انجام و عواقب کا صحیح اور بروقت اندازہ لگا سکتا ہے اور تمہیں چاہیئے کہ ان کے اشارہ ابرو پر عمل پیرا رہو جو حکم دیں اس کی تعمیل کرو۔ اگر تم اپنی بات منوانے پر اصرار کرو گے تو تم مشقت و ہلاکت میں پھنس جاؤ گے ہو سکتا ہے کہ عجلت سے اٹھایا ہوا قدم تمہیں کسی عمیق گڑھے میں گرا دے * اپنے پیارے رسول کے جاں نثار صحابہ کے دلوں میں ایمان کی محبت میں نے پیدا کی ان حضرات کو ایمان کے حسن و زیبائی پر میں نے فریفتہ کر دیا ہے۔ کفر، نافرمانی اور سرکشی سے ان کے دلوں کو میں نے متنفر کر دیا ہے۔ اس لئے شیطان کی کوئی وسوسہ انگیزی انہیں راہ حق سے منحرف نہیں کر سکتی * رشد جادہ حق پر ایسی ثابت قدمی کو کہتے ہیں جس میں تصلب اور پختگی ہو۔ تذبذب کا وہاں نشان تک نہ ہو۔

۸۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے صحابہ کے دلوں میں ایمان کو محبوب بنا دیا۔ ان کے دلوں کو کفر اور نافرمانی سے متنفر کر دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا فضل فرمایا اور ان پر اپنے احسان اور نعمت کی انتہا کر دی * اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور نعمت ان پر بلا وجہ نہیں بلکہ وہ ان کے دلوں کے خلوص و نیاز کو خوب جانتا ہے وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ان پر یہ نوازش کی جائے نیز وہ حکیم بھی ہے۔ اس کی حکمت کا یہ تقاضا ہے کہ قدسیوں کا ایک ایسا گروہ تیار ہو جائے جو نیکی پر فریفتہ اور بدی سے طبعاً گریزاں اور متنفر ہو تاکہ اس پاکباز گروہ سے تبلیغ اسلام کا اہم کام لیا جائے اور دنیا کے جس گوشے میں یہ اسلام کی دعوت لے کر پہنچیں ان کی دعوت کی صداقت کی سب سے بڑی برہان ان کی اپنی سیرت اور کردار ہو۔ (ضیاء القرآن)

۹۔ حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دراز گوش پر سوار تشریف لے جاتے تھے۔ انصار کی مجلس پر گزر ہوا تھوڑا سا توقف فرمایا اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابن ابی نے ناک بند کر لی حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے زیادہ بہتر خوشبو رکھتا ہے حضور تو تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی تو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرا دی اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ " پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے" ظلم کرے اور صلح سے منکر ہو جائے " تو اس زیادتی والے سے لڑو" (مسئلہ) باغی گروہ کا یہی حکم ہے کہ اس سے قتال کیا جائے یہاں تک کہ وہ

جنگ سے باز آئے) یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کر دو اور عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

۱۰۔ " مسلمان مسلمان بھائی ہیں " کہ آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط ہیں یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے قوی تر ہے۔ " تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو " جب کبھی ان میں نزاع واقع ہو " اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو " کیوں کہ اللہ سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا مومنین کی باہمی محبت و مودت کا سبب ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوتی ہے۔ (کنزالایمان)

۱۱۔ مسلمانوں کی کوئی قوم ذلیل نہیں ہر مومن عزت والا ہے۔ عظمت کا دارومدار محض نسب پر نہیں تقویٰ و پرہیزگاری پر ہے۔ مسلمان بھائی کو نسبی طعنہ دینا حرام اور مشرکوں کا طریقہ ہے ☆ یہ آیت حضرت ام المومنین صفیہ بنت حی کے حق میں نازل ہوئی کہ انہیں ایک بار حضرت ام المومنین حفصہ نے یہودی کی لڑکی کہہ دیا تھا جس پر وہ روئیں اور حضور سے شکایت کرنے لگیں حضور نے فرمایا تم نبی کی اولاد ہو اور خاتم النبیین کی زوجہ ہو (آپ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھیں) اور حضرت حفصہ سے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو ☆ کوئی مسلمان کسی کو عیب نہ لگائے کہ یہ درحقیقت اپنے ہی کو عیب لگانا ہے۔ اگر کسی مسلمان کو عیب لگایا ہو یا غیبت کی ہو تو اس کی حاضری سے معافی مانگے ☆ مسلمان کو کتا گدھا خنزیر وغیرہ نہ کہو ☆ جس گنہگار نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی ہو پھر اسے اس گناہ کا طعنہ نہ دو ☆ مسلمان کو ایسے لقب سے نہ پکارو جو اسے ناگوار ہو اگرچہ وہ عیب اس میں موجود ہو۔ او کانے، او لنگڑے او اندھے کہہ کر نہ پکارو۔ جو لقب نام کی طرح بن گئے ہیں کہ اب اس سے تکلیف نہ ہوتی ہو ان القاب سے پکارنا منع نہیں (خزائن العرفان) " کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا " ایسی حرکتیں فسق ہیں تم مسلمان ہو کر فاسق کیوں بنتے ہو ان سب حرکتوں سے علیحدہ رہو ☆ مسلمان بھائی پر بدگمانیاں نہ کرو (تو

لغوی اشارے ⊘ کَرَّہَ : تمہارے لئے ناگوار بنا دیا۔ ناپسند قرار دیا ⊘ رَاشِدُوْنَ : بھلائی پانے والے، راہ ⊘ طَآئِفَتٰنِ : دو گروہ ⊘ اِخْوَۃٌ : بھائی، اَخٌ ⊘ یَسْخَرْ : مذاق نہ بنائے ⊘ عَسٰی : عنقریب، (ا تَلْمِزُوْا : تم عیب لگاؤ ⊘ تَنَابَزُوْا : تم چڑ ڈھونڈ کر برے نام نکالو ⊘ یَغْتَبْ : جس کو بہ نہیں ک

تفہیمی خلاصہ ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اطمینان اور سوچ بچار سے کام لینا اللہ کی
طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے (تفسیر طبری) فرمایا " اسلام علانیہ اور ایمان دل میں ہے پھر آپ نے
اپنے سینۂ پاک کی طرف تین مرتبہ اشارہ فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا تقویٰ یہاں ہے (مسند امام احمد) ۞
فرمایا " دنیا میں انصاف کرنے والے قیامت کے دن رحمن کے پاس موتیوں کے منبروں پر ہوں گے کیونکہ وہ
دنیا میں انصاف کرتے تھے (در منثور) ۞ فرمایا " اللہ تعالیٰ اپنے اس بندہ کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک وہ
بندہ اپنے بھائی کی مدد و اعانت میں لگا رہتا ہے " (مسلم شریف کتاب الذکر) ۞ فرمایا ۔ مومن اہل ایمان میں
اسی طرح ہے جیسے جسم میں سر، مومن اہل ایمان کے لئے اسی طرح تکلیف محسوس کرتا ہے جیسے جسم میں
سر تکلیف برداشت کرتا ہے (مسند امام احمد) ۞ مومن فسق و معصیت سے محبت نہیں کرتا ۞
"گناہ سرزد ہو تو فوراً" تائب ہو جانا چاہئے ۞ جس میں انصاف کی عادت ہو وہی حقیقتاً" بادشاہ ہے ۞
اخوت دینی اخوت نسبی سے افضل ہے ۞ مومن ایک ہی نفس کی طرح ہیں ۞ کسی کو اچھے لقب سے
یاد کرنا جائز ہے ۞ سچی توبہ نجات کا سرمایہ ہے ۞

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا
تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ
اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ 12
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ
لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ 13
قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا
يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ
مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ 14

اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے حال کا
تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے
مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے تم ضرور نفرت کرو گے۔ اور اللہ کا ڈر رکھو بے شک
توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ۝ 12 لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور
تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ
عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، سب سے خبردار ہے ۝ 13
دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے (بلکہ) کہو کہ ہم اسلام
لائے ہیں اور ایمان تو ہنوز تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے
رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کرے گا۔ بے شک اللہ بخشنے
والا مہربان ہے ۝ 14 (پارہ ۲۶/ سورہ حجرات ۴۹/ ۱۲ تا ۱۴ * ت: ج)

۱۲۔ بکثرت ظن و گمان کرنے سے اجتناب کرو۔ کیوں کہ بعض ایسے ہیں جو گناہ ہوتے ہیں (تاہم) مطلقاً ظن سے نہیں
روکا اور نہ ہر قسم کے ظن کو گناہ کہا گیا ہے۔ کئی ظن جائز ہیں۔ ظن کی متعدد قسمیں ذکر کی گئی ہیں۔ واجب،
مستحب، مباح اور ممنوع۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کرنا واجب ہے ⊖ مومن کے ساتھ جس کا ظاہری
حال اچھا ہو حسن ظن کرنا مستحب ہے ⊖ ایسا جس کے احوال مشکوک ہوں اس کے متعلق سوء ظن مباح ہے لیکن

لیکن جب تک یقینی دلائل موجود نہ ہوں اس وقت تک محض ظن کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کرنا جائز نہیں۔ * کسی مسلمان کے عیبوں کا سراغ لگانا اور اس کے پوشیدہ حالات کو کریدنا ممنوع ہے * "اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو"۔ ایک دن حضورؐ نے فرمایا "اپنے بھائی کا ایسا ذکر جسے وہ ناپسند کرے"۔ عرض کی گئی اگر وہ بات اس میں پائی جاتی ہے تو بھی (کیا) اس کا ذکر غیبت ہوگی۔ فرمایا "اگر وہ بات اس میں پائی جاتی ہے اور تو اس کا ذکر کرے تو تو نے غیبت کی اور اگر ایسی بات کا ذکر کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو تو نے اس پر بہتان باندھا"۔ آیت میں کہا گیا ہے "کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی شخص کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم تو اسے مکروہ سمجھتے ہو"۔ قرآن کریم نے لوگوں کو غیبت سے متنفر کرنے کے لئے ایک ایسی تشبیہ دی ہے جسے سن کر کوئی سلیم الطبع غیبت کی طرف راغب نہیں ہو سکتا۔

۱۳ - اے لوگو! تم ایک ہی باپ اور ایک ہی ماں کی اولاد ہو۔ تمہاری نسل کا سلسلہ اسی ایک اصل سے جا کر ملتا ہے۔ تمہارا خالق بھی ایک ہے۔ تمہارا مادہ تخلیق بھی یکساں ہے۔ تمہاری پیدائش کا طریقہ بھی ایک جیسا ہے تو ان ساری یکسانیوں کے باوجود تمہارا ایک دوسرے پر برتری کا دعویٰ سراسر کم فہمی اور نادانی ہے۔ اولاد آدم کا شعوب وقبائل میں بٹنا اس لئے نہیں کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کو حقیر سمجھے اور اپنے آپ کو اشرف و اعلیٰ خیال کرے بلکہ اس لئے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو * کسی خاندان میں پیدا ہونا، کسی ملک کا باشندہ ہونا، چہرے کی کوئی خاص رنگت اس میں انسان کی اپنی کوشش اور سعی کا کوئی دخل نہیں اس لئے قرآن کریم نے اس کو وجہ افتخار قرار نہ دیا البتہ ایک چیز ہے جس سے انسان کا مرتبہ دوسرے لوگوں سے برتر اور اعلیٰ ہو جاتا ہے اور اس میں انسان کی ذاتی کوشش کا بھی دخل ہے اور وہ ہے تقویٰ * تقویٰ کی بنا پر جو معزز اور محترم ہوگا وہ فخر و غرور سے یکسر پاک ہوگا اور ایسے شخص کا وجود اپنے ملک و قوم کے لئے باعث خیر و برکت ہوگا بلکہ تمام نوع انسانی اس کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتی رہے گی۔ (ضیاء القرآن)

۱۴ - یہ آیت بنی اسد کی اس جماعت کے متعلق نازل ہوئی جو قحط کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں آئے اور صرف زبان سے مسلمان ہو گئے دل میں کافر رہے۔ ان کے آنے سے مدینہ منورہ میں اور گرانی ہو گئی، چیزوں کے بھاؤ چڑھ گئے کیوں کہ یہ بہت تھے اور جب حضورؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے تب

یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خزائن وروح وغیرہ) ✡ بعض علماء کہتے ہیں کہ دل سے ماننے کا نام ایمان ہے اور زبان سے اقرار کا نام اسلام ان کے نزدیک ایمان واسلام میں فرق ہے ان کی دلیل یہ آیت ہے کہ جن کے نزدیک ایمان واسلام ایک ہے وہ فرماتے ہیں یہاں اسلام لغوی معنیٰ میں ہے یعنی اطاعت کرلینا جیسے رب فرماتا ہے "فَلَمَّآ اَسْلَمَا الخ" یہی قول قوی ہے لہذا منافق نہ مومن ہے نہ مسلم ✡ معلوم ہوا کہ بغیر اعتقاد درست ہوئے کلمہ پڑھ لینا اللہ کے نزدیک بیکار ہے ✡ اس طرح کہ دل سے مسلمان ہو جاؤ یا یہ معنی ہیں کہ ایمان لا کر اطاعت ظاہری کرو، ورنہ منافق کی عبادات ضائع ہیں جن کا کوئی ثواب نہیں ✡ بلکہ تمہیں اپنی شان کے لائق جزاء دے گا جو تمہارے وہم وگمان سے باہر ہے، بادشاہ اپنے نیاز مندوں کے حقیر ہدیوں پر بے بہا انعام دے دیتے ہیں۔ (نورالعرفان)

لغوی اشارے ○ اِجْتَنِبُوْا : تم پرہیز کرو، تم بچو ○ تَجَسَّسُوْا : تم جاسوسی کرو ○ يَغْتَبْ : پس پشت برا نہ کہے ۔غیبت نہ کرے ○ لَحْمَ : گوشت ○ شُعُوْبًا : ذاتیں، شاخیں ○ اَكْرَمَكُمْ : تم میں زیادہ باعزت ○ اَسْلَمْنَا : ہم مسلمان ہوئے ○ يَلِتْكُمْ : وہ تم کو کم نہ دے گا ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا "سب تعریفیں اللہ کے لئے جس نے تم سے عہد جاہلیت کی خامیاں دور کردیں اور تمہیں تکبر سے پاک کردیا ۔ اے لوگو! انسانوں کے بس دو ہی گروہ ہیں۔ ایک نیک متقی جو اللہ کے نزدیک محترم ہے۔ دوسرا بدکار بدبخت جو اللہ کے نزدیک حقیر ہے ورنہ سارے انسان آدم کی اولاد ہیں اور اللہ نے آدم کو مٹی سے پیدا فرمایا" (بیہقی شعب الایمان ۔ ترمذی) ○ حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ "اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے کسی عربی کو عجمی پر کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں نہ کسی کالے کو سرخ پر اور نہ کسی سرخ کو کالے پر برتری حاصل ہے بجز تقویٰ کے ۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہوگا ۔ (بیہقی) فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے عملوں کی طرف دیکھتا ہے" (مسلم شریف) ○ فرمایا "اچھا گمان ایمان سے ہے" (روح البیان) ○ فرمایا "اپنے دل سے فتویٰ لے" (الفیا) ○ فرمایا "غیبت زنا سے بدتر ہے ○ سب سے پہلے ابلیس نے آدمؑ کا گلہ کیا ○ بزرگی ادب کا پھل ہے ○

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ط أُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُونَ ۝ ١٥
قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللّٰهَ بِدِينِكُمْ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ١٦ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ط قُلْ
لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ ج بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدٰكُمْ لِلْإِيمَانِ
إِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ ۝ ١٧ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط
وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ١٨ ع

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی
جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں ۝ ۱۵ تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے
ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۝ ۱۶
اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا مجھ پر احسان
نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو ۝ ۱۷
بے شک اللہ جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے سب غیب اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ۝ ۱۸
(پارہ ۲۶/ سورہ حجرات ۴۹/ ۱۵ تا ۱۸ * ت: ک)

۱۵- اعراب بنی اسد اپنے آپ کو زبانی اقرار کے بعد مسلمان خیال کرتے تھے۔ اس آیت میں سچے مومن کی وضاحت کر دی کہ ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے گروہ میں شامل کر دے مومن کہلانے کا مستحق نہیں بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا دل ہر شک اور شبہ سے پاک ہو اور جب اسلام کی سربلندی کے لئے مال اور جان قربان کرنے کا موقع آئے تو بلا تامل ہر چیز بخوشی قربان کر دے۔ (ضیاء القرآن)

۱۶- تم امنا کہہ کر کیا اللہ تعالیٰ کو اپنے ایمان سے آگاہ کرتے ہو * اللہ تعالیٰ تمہارے رازوں کی حقیقت کو جانتے ہوئے تمہاری خبر کا محتاج نہیں۔ تم پر یہ فرض ہے کہ تم اپنے باطن کی اصلاح کرو * عرب کے کچھ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم مسلمان ہوگئے اور آپ سے کوئی جنگ نہ کی جیسے کہ فلاں قبیلہ والوں نے آپ سے جنگ کی * آپ فرمایئے تم کیا آگاہ کرتے ہو اللہ کو اپنے دین سے، حالانکہ اللہ جانتا ہے ہر چیز کو جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے (تفہیم

١٧۔ یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں جس کا اظہار یا ہیں الفاظ کرتے ہیں کہ ہمیں کمانے کو دیکھئے اور ہمارا احترام کیجئے کہ ہم اسلام لے آئے۔ آپ ان سے فرما دیجئے کہ مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں تصدیق ایمان کی طرف بلایا بشرطیکہ تم اپنے دعوئی ایمان میں سچے ہو۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

١٨۔ جو علیم و خبیر تمام آسمانوں کے (اور زمین کا) غیب جانتا ہے اس پر تمہارے دل کے حالات کیسے چھپ سکتے ہیں اس کی بارگاہ میں اپنا ایمان ظاہر کرنا عبث ہے۔ خیال رہے کہ ہم گنہگار ہیں کا یہ عرض کرنا کہ مولا ہم گنہگار ہیں اے مولا ہم تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ اب یہ ظاہر کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس سے بھیک مانگنے کے لئے ہے لہذا یہ آیت ان آیتوں کے خلاف نہیں جن میں اس کے اظہار کا حکم ہے۔ (تفسیر نور العرفان)

لغوی اشارے ⊘ یَرْتَابُوْا : شک میں نہ پڑے ⊘ یَمُنُّوْنَ : احسان رکھتے ہیں ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ حدیث شریف میں ہے کہ "دنیا میں مومن تین قسم کے ہیں ١۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر کبھی شک نہ کیا اور اپنی جان و مال کو اللہ کی راہ میں قربان کیا۔ ٢۔ جس سے لوگ اپنی جان اور مال کو محفوظ تصور کریں۔ ٣۔ جب کوئی لالچ کا ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیا۔" (مسند امام احمد ٣/٢)

⊘ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ حنین کے دن انصار سے فرمایا" اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا اللہ نے تمہیں میرے بدلے ہدایت دی۔ تم جدا جدا تھے اللہ نے میرے صدقے تمہیں اتفاق دیا۔ تم تنگ دست تھے میرے سبب اللہ نے تمہیں غنی کیا۔ ہر سوال کے جواب میں انصار جواباً کہتے اللہ اور اس کے رسول کا احسان عظیم ہے۔" (تفسیر ابن کثیر ٤/٢٤) ⊘ عقل کا کمال علم، عفت کا کمال ورع، شجاعت کا کمال مجاہدہ اور عدل کا کمال انصاف ہے ⊘ جب ظاہر صدق پر مبنی ہو تو باطن بھی سچا ہو جاتا ہے ⊘ حق کی اتباع کرو نئے طریقوں سے بچو ⊘